

الطامة الكبرى

مولانا ابوالکلام آزادؒ

ہاذا وقعت الواقعة ليس لوقعتها كاذبة ﴿١﴾ والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً والسابحات سبحاً فالسابقات سبقاً فالمديرات امرأه..... موت اور ہلاکت کے وہ اوقات ایسے جو خون کی رگوں اور گوشت کے ریشوں کے اندر سے انسان کی جانوں کو کھینچ لیتے ہیں اور آبادیاں اجاڑ اور زندگیاں ہلاک ہو جاتی ہیں، وہ ارواح حروب و قتال جو زندگی کے لئے موت کا اور آبادی کے لئے ویرانی کا دروازہ ایسی عجلت اور ایسی آسانی سے کھول دیتی ہیں، گویا کسی لپٹے ہوئے بند کو کھول دیا گیا، وہ ہلاکت اور موت کی عظیم الشان ہستیاں جن پر انسان پاش تو ہیں لدی ہوئیں اور آگ اور خون کے خونخوار درندے سوار ہیں اور جو سمندروں میں تیرتی پھرتی ہیں اور ایک دوسرے سے بازی لے جانا چاہتی ہیں تاکہ اپنے اپنے شہون و امور کی تدبیر کریں، ان سب کی چھائی ہوئی ہیبت اور پھیلی ہوئی وحشت کی قسم اور ان سب کی پھیلائی ہوئی موت اور برسائی ہلاکت کی گواہی، کہ ارض الہی کا امن ڈوب گیا، انسانیت کی بستی اجاڑ ہو گئی، نیکی کا گھر لوٹ لیا گیا اور دنیا مثل اس بیوہ کے ہو گئی جس کا شوہر زبردستی قتل کر دیا گیا ہو اور اس کے یتیم بچوں پر رحم نہ کیا ہو، اب وہ اپنے لئے ہوئے سنگھار پر ماتم کرے گی اور اپنی پھٹی ہوئی چادر کو سر سے اتار دے گی کیونکہ اس کا حسن زخمی ہو گیا، کیونکہ اس کا شباب پامال کر دیا گیا اور اس لئے کہ اس کے فرزندوں نے اس پر تلوار اٹھائی اور اس لئے کہ اس کے دوستوں نے اسے چل دیا، پس زندگی کی جگہ موت، عیش و سلامتی کی جگہ اضطراب، نعمت و نشاط کی جگہ شرم و ماتم، زمرہ منجی کی جگہ نوحہ خوانی، آب زندگی کی جگہ بحر خونیں، بستیوں کی جگہ قبریں اور زندگی کے کاروبار اور بازاروں کی چہل پہل کی جگہ موت کے وہ جنگل جن میں لاشیں سڑیں گی اور ہولناک سمندروں کے وہ خونیں طوفان جن میں انسان کی لاشیں مچھلیوں کی طرح اچھلیں گی اور اے دنیا کے بڑے بڑے مغرور شہروں کے بسنے والو! کل تک تمہاری ماؤں نے تمہیں جتنا تھا، تازہ زندگی پر گھمنڈ اور طاقت مغرور ہو، پر آج تم موت کے کھلونے ہو جنہیں بگاڑ دیا جائے گا اور ہلاکت کی موتیں ہو جنہیں مٹا دیا جائے گا اور پھر اے وہ کہ

تہن کی بہشت، علم کے مرغزار اور عیش و نشاط زندگی کے حیرت آباد اور عجوبہ زار تھے! تم کل تک دوسروں کی موت و ہلاکت کی خبریں سنتے تھے، پر آج تمہاری ہلاکت کی خبریں پڑھی جائیں گی، کل تک تمہارے پاس کرہ ارض کی مصیبتوں کا قلم تھا، پر آج تمہاری مصیبتوں کی تاریخیں مدون ہوں گی، تم کل تک دوسروں پر ظلم و قہر کرتے تھے، پر آج تمہارے لئے جہنم بھڑک رہی ہے، تم کل تک ضعیفوں اور ناتوانوں کے لئے درندے، پر آج درندوں میں خود چل گئی اور بھیڑیوں نے آپس میں ایک دوسرے پر پنجہ مارا، تم کل تک دنیا کے لئے موت کی بجلی تھے، پر آج کوئی نہیں جو تمہیں ہلاکت کی بارش اور بربادی کے رعد و برق سے بچا سکے، کل مشرق کی بربادیوں کا تم نے تماشہ دیکھا تھا، آج وہ تمہاری ہلاکت کو دیکھ رہا ہے۔

﴿فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ عَلَى الْأَرَائِكِ يَبْظُرُونَ هَلْ تُؤْتِبُ الْكُفَّارَ مَكَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (۸۳-۸۴)

”پس آج کا دن وہ دن ہے کہ مسلمان ارباب کفر پر ہستے ہیں اور امن و راحت سے بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں، ہاں! اب تو وہ وقت آگیا کہ انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پایا۔“

ما تم انسانیت:..... انسان کی سوئی ہوئی بھیبت پھر جاگ اٹھی ہے، وہ اشرف المخلوقات کہ صورت سے آدمی مگر خواہشوں میں بھیڑیا، محل سراؤں میں متدن انسان مگر میدانوں میں جنگلی درندہ اور اپنے ہاتھ پاؤں سے اشرف المخلوقات، مگر اپنی روح بھی میں دنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور ہے، اب اپنی خونریزی کی انتہائی شکل اور اپنی مردم خواری کے سبب سے زیادہ برے وقت میں آگیا ہے، وہ کل تک اپنے کتابوں کے گھروں اور علم و تہذیب کے دارالعلوموں میں انسان تھا، پر آج چیتے کی کھال اس کے چمڑے کی نرمی سے زیادہ حسین اور بھیڑیے کے نیچے اس کے دندان، جسم سے زیادہ نیک ہیں، درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے جنگلوں میں امن و راحت ملے گی، مگر اب انسانوں کی بستیوں اور اولاد آدم کی آبادیاں راحت کی سانس اور امن کے تنفس سے خالی ہو گئی ہیں، کیونکہ وہ جو خدا کی زمین پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھ کر تھا، اگر سب سے برا اور سب سے کمتر ہو جائے تو جس طرح اس سے زیادہ کوئی اور نیک نہ تھا، ویسا ہی اس سے بڑھ کر اور کوئی برا بھی نہیں ہو سکتا۔

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ (۹۵-۹۶)

”ہم نے انسان کو ایک طرف تو بہترین قوتوں کی ترکیب اور اعلیٰ ترین جذبات کی ساخت میں پیدا کیا، لیکن پھر دوسری طرف بھی خواہشوں میں پیدا کیا، لیکن پھر دوسری طرف بھی خواہشوں اور شریر قوتوں کے لحاظ سے نہایت ہی ادنیٰ درجہ کی مخلوق تک بھی لوٹا لائے، ہاں وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ و عادلہ اختیار کئے سوان کے لئے بے انتہا اجر ہے کیونکہ وہ ان متضاد قوتوں کی کشاکش سے بچ سکیں گے۔“

شیر خونخوار ہے مگر غیروں کے لئے، سانپ زہریلا ہے، مگر دوسروں کے لئے، چیتا درندہ ہے، مگر اپنے سے کمتر

جانوروں کے لئے، لیکن انسان دنیا کی اعلیٰ ترین مخلوق خود اپنے ہی ہم جنسوں کا خون بہاتا اور اپنے ہی ابنائے نوع کے لئے درندہ خو خوار ہے، لو علیٰ ذلک قول بعض شعراء هذا العصر:

ولقد رأيت الأسد أحسن خلقه من جنس هذا الظالم المقرء
الناس تقتل كل يوم بعضها والأسد تقتل غيرها أو تعتدي
انسان ہی ہے جو فرشتوں سے بہتر ہے اگر اپنی قوتوں کو امن و سلامتی کا وسیلہ بنائے اور انسان ہی ہے جو سانپ کے زہر اور بھیڑیے کے پنجے سے بھی زیادہ خو خوار ہے اگر راہ امن و سلامتی کو چھوڑ کر بھیمیت اور خو خواری پر اتر آئے۔

﴿انا هد يناه السبيل اما شاكر او اما كفور﴾ (۸۶-۳)

”ہم نے انسان کو راہ عمل و ترقی دکھلا دی ہے پھر یا تو ہماری ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں یا انکار کرنے والے۔“

﴿الم نجعل له عيين ولساناً وشفعتين وهديناه النجدين﴾ (۹۰-۹)

”پھر کیا ہم نے انسان کو دیکھنے کے لئے دو آنکھیں اور زبان اور ہونٹ نہیں دیئے؟ بے شک دیئے اور خیر و شر کی دونوں راہیں اسے دکھلا دیں۔“

یہی انسانیت اعلیٰ اور ملکوتیت عظمیٰ ہے جس کی تقویم و تکمیل کے لئے دین الہی اور شریعت فطری کا ظہور ہوا اور یہی پیغام امن، رہنمائے صلح و صلاح اور وسیلہ فوز و فلاح ہے، جس کا دوسرا نام ”اسلام“ ہے، یعنی جنگ کی جگہ صلح، خون و ہلاکت کی جگہ عمران و حیات اور بربادی و خرابی کی جگہ سلامتی و امنیت ہے، وہ بتلاتا ہے اگر انسان اپنی قوت ملکوتی اور فطرت صالحہ سے کام نہ لے تو وہ بڑے ہی گھائے ٹوٹے میں ہے۔

﴿والعصر ان الانسان لفسى خسر، الا الذين امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق

وتواصوا بالصبر﴾ (۱۰۳-۳)

”زمانہ اور اس کے حوادث گواہی دیتے ہیں کہ انسان بڑے ہی گھائے ٹوٹے میں ہے، مگر وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے، اعمال صالحہ اختیار کئے اور حق اور صبر کی وصیت کی۔“

پھر اس سے بڑھ کر خسران و نقصان کیا ہوگا جس میں آج دنیا جیتا ہے؟ وہ دنیا جس نے قوتوں کی مصلحت کی، جس نے فطرت کے قوانین مستورہ کو بے نقاب کیا، جس نے عقل و ادراک کے خزانے کھلوا دیئے، جس نے ارتقاءئے فکر و غلو مدد رکھ سے دنیا کو علم کا گھر اور دریا فتوں اور تحقیقوں کی مملکت بنا دیا جو علم و مدنیت کے انتہائے عروج سے متوالی ہو گئی، جو قوتوں کے حصول کے نشے سے بدمست ہو کر مغرورانہ جھومنے لگی، جس نے کہا کہ انسان کے سوا کچھ نہیں اور جس نے اعلان کیا کہ مادہ کے اوپر کوئی نہیں، کیا آج اس کا یہ علم اعلیٰ، یہ مدنیت عظمیٰ، یہ ایجادوں کا ذخیرہ، یہ مخترعات کا انبار، یہ بے شمار کتابوں کی جلدیں اور یہ لاتعداد لائحہ دماغی کے افکار عالیہ و مدنیہ، ایک لمحہ، ایک دقیقہ کے لئے بھی اس ہولناک بربادی، اس

خوفناک تصادم، اس وحشت انگیز خونخواری، اس خون کا سمندر بہانے والی اور لاشوں کے جنگلوں کو بھر دینے والی جنگ کو روک سکتے ہیں اور نوع انسانی کو عالمگیر نقصان و ہلاکت سے بچا سکتے ہیں؟ کیا قانون کشش ثقل جس پر نئے علم کو ناز ہے، اس سے بچالے گا؟ کیا بھاپ اور اسٹیم کی ایجاد کچھ سفارش کر سکے گی اور انسان کو غمگینی سے بچالے گی؟ آہ! یہ ایجادات محیرہ، یہ مختصرات مدہش، یہ محدثات منورہ، جس پر مدنیّت کو ناز اور علم انسانی کو غرہ ہے، امن و سلامتی کی جگہ خود ہی ہلاکت و ربا دی کا وسیلہ اور خون و آگ کی افزائش و قضا عاف کا ذریعہ ہیں، اگر پہلے دنیا کے لئے صرف کمان کا تیر اور تلوار کی دھار تھی، تو آج تمدن کی بدولت ایک ایک سیکنڈ میں کئی کئی مرتبہ چھوٹنے والے ہلاکت ہار گولے اور لحوں اور منٹوں کے اندر شہروں اور قلعوں کو مسمار کر دینے والے آہن پوش جہاز ہیں، پھر اے علم و مدینہ کا شیطان!! کیا تو اس لئے آیا تھا کہ خدا کی آبادی کی ویرانی کو دو گنا اور اس کی ہلاکت کے آلات کو زیادہ مہلک اور لاعلاج بنا دے؟ اور اے انسان کی غفلت اور اے اولاد آدم کی نادانی! تو کب تک خدا سے لڑے گی اور کب تک اس کی زمین کے امن و راحت کو روکے گی، حالانکہ تمدن اور علم تجھے قوی بنا سکتا ہے، پر نیک نہیں بنا سکتا۔

﴿يا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لا تنفلون﴾ (البسلطن) (۵۵-۲۱۸)

”اے مجمع جن و انس! اگر تمہاری طاقت میں ہے کہ زمین و آسمان کے مداخلات و ملکوت کے اندر سے اپنی راہ پیدا کر کے آگے کو نکل جاؤ، تو ترقی کی اس انتہا کے لئے بھی کوشش کر دیکھو، مگر بغیر سلطان الہی کے کچھ نہ کر سکو گے اور یاد رکھو کہ وہ وقت تمہارے بس میں نہیں ہے۔“

رست خیز تصادم..... اور دیکھو یہ کیسی آگ ہے جو بھڑک اٹھی ہے اور کس طرح تمدن کی حسین و جمیل آبادیاں آگ دھوئیں کی ہولناکی کے اندر ویران ہو رہی ہیں۔

﴿يوسل عليكما شواظ من نار و ناس فلا تنصريا﴾ (۵۵ ع ۲)

”تم پر آگ کا دھواں اور اس کی لپٹ چھا رہا ہے گی اور تمہارے پاس انسانی قوت ایسی نہیں کہ اس کے ذریعے اس ہلاکت کو دفع کر سکو۔“

یہ دنیا کی مغرور فتح مند طاقتوں کی ٹکر ہے اور اتنی بڑی انسانی درندوں کی لڑائی جتنے بڑے خونخوار اسباع و بہائم آج تک کرہ ارضی پر پیدا نہیں ہوئے، دنیا بے ٹپس کے، قصے سننے ہیں جس نے یروہلم کو تباہ کر دیا، دنیا نے بخت نصر کو دیکھا ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل لے گیا، دنیا میں ایرانیوں کے قہر و استیلا کے افسانے سنے گئے ہیں، جنہوں نے بابل کو مسمار کر دیا تھا اور رومیوں کے عہد تسلط و عروج کے ایسے بہت سے فاتح خونریزوں کی روایتیں محفوظ رکھی گئی ہیں، جنہوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو بہت ستایا اور اسی کی زمین پر بہت فساد کیا۔

﴿و كذلك جعلنا في كل قرية اكبر مجرميها ليمكروا فيها﴾ (٦-ع ١٤)

”اور اسی طرح ہم نے ہر آبادی میں اس کے بڑے بڑے سرکش گنہگار پیدا کئے تاکہ وہ فتنہ و فساد پھیلائیں۔“

لیکن خون بہانے کی ایسی شیطانی قوتیں، آگ برسانے کے ایسے جہنمی آلے اور موت و ہلاکت پھیلانے کی اشد شدید ابلیسی قوتیں تو کسی کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ زمین کی پشت پر ہمیشہ درندوں نے بھٹ بنائے اور اژدہوں نے پھنکاریں ماریں، مگر نہ تو ایسی درندگی آج تک کسی میں تھی جیسی موجودہ تمدن اقوام کی قوتوں کو حاصل ہے اور نہ اب تک ایسا سانپ اور اژدہ پایدا ہوا، جیسے کہ ان لڑنے والوں میں سے ہر فریق کے پاس ڈسنے، نکلنے اور چیرنے پھاڑنے کے لئے عجیب عجیب ہتھیار جمع ہیں، پھر اس اژدہ کے کو دیکھو جو جنوب سے منہ کھولے بڑھ رہا ہے، اس ہاتھی کو دیکھو جس کی مستک غرور طاقت سے جھوم رہی ہے۔ ﴿سنسمه على الخرطوم﴾ اور جس کے دانت ہلاکت کے دو نیزوں کی طرح نکلے ہوئے ہیں، اس بھیڑیے کو دیکھو جو مشرق یورپ کے بھٹ سے چیخا ہوا اٹھا ہے اور اس خوفناک چیتے کو دیکھو جو مارک اور روس کی سرزمین میں خون اور گوشت کے لئے پلا ہے! یہ کیسے مہیب ہیں؟ یہ کیسے خوفناک آلات سے مسلح ہیں؟ ان سب کا باہم ایک دوسرے پر گرنا اور چیر پھاڑ کر ارض کا کیسا ہولناک بھونچال ہوگا؟ ایسا بھونچال جو کبھی نہیں آیا، ایسا طوفان جو کبھی نہیں اٹھا، ایسی آتش فشاں جو کبھی بھی نہیں ہوئی اور خداوند کا ایسا غصہ جواب تک کبھی جہمی زمین پر نہ ہوا۔

﴿يوم ترجف الراجفة، تتبعها الرادفة، قلوب يومئذ واجفة ابصارها خاشعة يقولون انا لمرءودون في

الحافرة﴾ (٧٩-١٠)

”وہ ہولناک دن کہ جب زمین کا نپ اٹھے گی، جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا بھونچال آئے گا، جب انسان کے دل دھڑک اٹھیں گے اور جب آگنی ہوئی نظریں جھک جائیں گی اور وہ کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں اس قدر ترقی کر گئے اور آگے بڑھ گئے) پھر (وحشت و غرابی کی طرف) لوٹائے جائیں گے؟ اور وہ بھی ایسی حالت میں جب گل سرور کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گی؟ یقین کرو کہ ایسا ہی ہونے والا ہے۔“

الایۃ الکبریٰ: اور دیکھو کہ قدرت الہی کی یہ کیسی ہولناک نشانی ہے جو ایام البیہ کی گزشتہ نشانوں کو یاد دلاتی ہوئی غفلت کی دنیا اور غرور انسانی کی ہستی پر بجلی کی طرح چمکی ہے، اور رب الافواج کہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ کے جلال صولت اور جبروت انتقام کو نمایاں کروں گا، یہ اس کے آواز کی ایسی گرج اور اس کے دست جلال کا ایسا معذب دار ہے جو ہزاروں برسوں کے عصیان و تمرد کے بعد ظاہر ہوتا ہے اور اس بجلی کے مانند جو سرسبز کھیتوں پر گرتی اور اس طوفان کی طرح جو یکا یک زمین پر چڑھتا، اپنا کام پورا کر دیتا ہے، یہ اس کا قانون ہے جو ہمیشہ سے ہے اور کبھی اس میں تغیر نہیں ہو سکتا، اس قانون انتقام و تہل نے آبادیاں بدلیں، بستیاں اجاڑیں، عمارتیں منہدم کیں، قوموں کو ہلاک، مملکتوں کو دیران اور بے بسائے شہروں کو نابود اور نئی آبادیوں سے اپنی زمین کو معمور کر دیا۔

﴿وَكَايْنِ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرَسُلِهِ فَحَاسِبْنَاهَا حَسَابًا شَدِيدًا وَعَذَبْنَاهَا عَذَابًا نَكِرًا﴾

(۱۰-۶۵)

”اور کتنی آبادیاں تھیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسول کی صداقتوں سے سرتابی کی اور عصیاں و طغیان پر ۱۸ آئے، تب ہم نے بڑی ہی سختی کے ساتھ ان کے کاموں کا حساب لیا اور بڑے ہی سخت عذاب میں گرفتار کیا۔“
اور وہی قانون ہے جس کے اندر سے خدا کا دست تہا رہ چکا ہے اور وہ اپنی زمین کے موجودہ مالکوں سے ان کے کاموں کا حساب لینا چاہتا ہے، جیسا کہ پچھلوں سے لیا گیا۔

﴿وَالْمِ نَهَلْكَ الْاَوَّلِينَ ثُمَّ نَتَّبِعُهُم الْاٰخِرِينَ ، كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمَجْرِمِيْنَ ، وِیْلٌ یُّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِبِيْنَ﴾ (۷۷-۸)
”کیا ہم نے طغیان و عصیان کی پاداش میں اگلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا، پس اسی طرح ہم پچھلی قوموں کو بھی ان کی مانند عذاب میں مبتلا کریں گے، یہ ہمارا قانون ہے کہ اپنے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں، پس اس دن اللہ کی سچائی کے جھٹلانے والوں پر افسوس!!“

متمدن قوموں کا غرور انتہائی حد تک پہنچ چکا ہے، طاقتوں اور عجیب عجیب ترقیوں نے انہیں متوالا کر دیا ہے، ان کو حسب سنن الہیہ زمین کی حفاظت کا منصب دیا گیا لیکن انہوں نے قوت پا کر جنگ و فساد کی راہ اختیار کی اور طغیان و عصیان سے ارض الہی کو بھر دیا۔

حتى أنت الأرض من جور الظالمين ، واستغاثت السماء من طغيان الكافرين ، وسمع رب الغرة أنين المظلومين وبكاء الباكين ﴿واوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين﴾
پس ضرورت تھا کہ غرور و طغیان کے لئے کوئی حد ہوتی، عجب نہیں کہ مہلت ختم ہو گئی ہو اور کچھ اچنبھا نہیں، اگر ارض الہی کے امن کے لئے، بندگان خدا کی راحت کے لئے اور کمزوروں کو سکھ کی نیند سلانے کے لئے ان کا خون انہی کے ہاتھوں بہایا جائے جنہوں نے دوسروں کا خون اپنے ہاتھوں بہایا اور اس طرح عدالت الہی ان قوموں کا حساب لے جو صدیوں سے تمام دنیا کے اعمال کا حساب لے رہے ہیں۔

﴿فَرِیْدَانِ نَمْنِ عَلٰی الَّذِیْنَ اسْتَغْفَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجَعْلُهُمْ اٰثِمَةً وَنَجْعَلُهُمُ الْوَارِثِیْنَ﴾ (۶۸-۲۶)
”ہم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ کمزور و ضعیف کئے گئے ان پر احسان کریں، انہی کو سرداری اور برتری بخشیں اور انہی ناتوانوں کو طاقتور انسان کا وارث بنائیں۔“

یہ دنیا کا غرور طاقت ہے جو اب رنگ لایا ہے، یہ قوت اور سیادت ارض کی وہ غذا ہے جو اس نے بڑی ہی حرص و طمع سے کھائی پر ہضم نہ ہو سکی اور اب اسی کافساد اس کی تندرستی کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے۔

﴿فَذٰقَتْ وَیَالَ اَمْرَهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خَسْرًا﴾ (۶۵-۲۶)

”بالآخر ان کے اعمال کا وبال ان کے آگے آیا اور وہ گمراہی اور عظمت میں بہت بڑھ چکے تھے، لیکن انجام کار گھانا ہی کھانا ہوا۔“

﴿ذلک بما قدمت الیدیہم﴾..... یورپ کا تمدن اس کی طاقت، اس کا جنگی اقتدار، اس کے عجیب عجیب اسلحہ اور بربادکن ہولناکیاں، اس کے مہیب جہاز اور کٹی کروڑ تک پہنچ جانے والی متحدہ فوج، ایسی قاہرہ و جاہل تھی کہ ان کی تنبیہ کرنے لے خود انہی کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا، انہوں نے اپنے سواہر قوت کو پایاں کیا اور اپنے سوا اور کچھ رہنے نہ دیا، پس کون تھا جو ان کے مقابلے میں ٹھکتا اور دنیا میں کس کا ہاتھ اتنا قوی تھا جو ان کے لہنی ہنچوں پر پڑتا؟ وہ کہ سب سے بڑے ہو گئے تھے ان کے لئے وہ لوگ کیا کام دے سکتے تھے، جو آج سب سے چھوٹے ہو گئے ہیں؟ ان کے جہازوں کے مقابلے کے لئے ان کے جہازوں سے بڑھ کر جہاز چاہئے تھے، مگر وہ کہاں بنے؟ ان کی توپوں کے لئے ان کی توپوں سے زیادہ ہلاکت بار توپیں درکار تھیں، مگر وہ کہاں ڈھلتیں؟

پس جب زمین پر ان سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا جس کے اندر سے خدا کا ہاتھ ظاہر ہوتا تو دیکھو کہ حکمت الہی نے کس طرح خود انہی کو ان پر مسلط کر دیا اور اس کی یہ تدبیر کی کہ باہمی جنگ و قتال میں جتلا ہو گئے، اب ان کا ہولناک تمدن جس کو ایک ہزار سال کے اندر انہوں نے تیار کیا تھا، انہی کی تخریب میں کام آیا اور ان کی ہر ترقی، اور ہر بڑائی خود انہی کے لئے وسیلہ تعذیب ہو گئی، اگر ان کی توپوں سے بڑھ کر دوسروں کے پاس تو نہیں نہ تھیں، تو انہی کی توپوں کے گولے ان کے لئے اڑنے لگے، اگر ان سے بڑھ کر جنگی جہاز دوسروں کے پاس نہ تھے، تو وہی جہاز ان کے مقابلے کے لئے سمندر میں تیرنے لگے، ہر پتھر جو انہوں نے اٹھایا، خود انہی کے لئے اڑا، اور ہر وہ آلہ جو انہوں نے تیار کیا، وہ انہیں کے لئے متحرک ہوا، انہوں نے بڑا سامان کیا تھا، مگر خدا کا سامان سب سے بڑا ہے۔

﴿انہم یکیدون یکیدا واکید یکیدا فمہل الکافرین امہلہم روید﴾ (۵۶-۱۲)

”یہ لوگ اپنا داؤ کر رہے تھے اور ہم اپنا داؤ کھیل رہے ہیں، پس منکروں کو مہلت لینے دو، زیادہ نہیں تھوڑی سی۔“

یہ کون ہیں؟..... یہ کون ہیں جو آپس میں خون اور ہلاکت کرنے کے لئے دوڑے ہیں؟ یہ وہ ہیں جنہیں ”امن کے شہزادہ“ نے ان کے اولین ظہور کے وقت وعظ سنایا تھا جبکہ وہ گلیل اور یہودیہ اور یرون پہاڑ کی بھیڑ کو دیکھ کر کہہ رہے تھے ان پر چڑھ گیا اور اس نے اپنے شاگردوں کے لئے تعلیم دی۔

”مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں، کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے، مبارک ہیں وہ جو دل کے حلیم ہیں، کیونکہ وہ زمین پر کورس میں پائیں گے، مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں، کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا، مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔“ (متی ۵-۲۱)

پس یہ غریب ہیں، حلیم ہیں، رحم دل ہیں، زمین پر صلح اور امن کرانے کے لئے خداوند کے بیٹے ہیں، کیونکہ انہیں کہا گیا تھا:

”تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون نہ کرنا، پر میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہو گا وہ سزا کے لائق ہو گا۔“ (متی ۵-۲۱)

”تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت، پر میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔“ (۵-۲۳)

”تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ اپنے پڑوسی کو پیار کرو اور اپنے دشمن سے عداوت رکھو پر میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو، تاکہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ٹھہر دے۔“ (۵-۴۴)

پس یہ ہے مقدس تعلیم کا آخری ظہور جو دنیا کے سامنے ہے اور یہ ہے وہ پاک امانت جو شہزادہ امن نے اپنی نسل کو دی، تاکہ وہ آسمانی باپ کے بیٹے کہلائیں، ان کو غربت کا، حلم کا، تحمل کا، صلح و امنیت کا پیغام دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ یہودیوں کو خون کرنے سے روکا گیا، مگر ایک مسیحی اپنے بھائی پر غصہ بھی نہیں کرے گا اور وہ شریر کے مقابلے سے بچے گا اور دشمن تک کو پیار کرے گا، مگر آج ”مسح“ دنیا میں نہیں ہے جو دیکھے کہ خداوند کے بیٹے کہلانے والے کس طرح خداوند کی زمین کی سب سے بڑی خوزیزی کے لئے اٹھے ہیں اور خون بہانے کے ایسے ایلے تھیا، ان کے کاندھوں پر ہیں جو زمین نے آج تک نہ دیکھے تھے۔

آؤ، آج ان کا وہ حال ہو گیا ہے جس کی ”زبور“ میں خبر دی گئی، جس کے لئے ”یسعیاہ“ نبی نے نبوت کی، جس پر ”یرمیاہ“ نبی نے نوحہ پڑھا، جس پر ”خلفی ایل“ نے ماتم کیا اور جس کے لئے ”ملاکی“ نبی نے آخری آنسو بہائے، یہ سب کچھ یہودیوں کے لئے اس سے زیادہ نہ تھا، جتنا آج خود ان کے لئے ہو سکتا ہے، جو یہودیوں کو اس حالت سے چھڑانے آئے تھے۔

”کوئی راستہ باز نہیں، ایک بھی نہیں، کوئی خدا کا طالب نہیں، ایک بھی نہیں، سب گمراہ ہیں، سب بیکار ہو گئے، کوئی بھلائی کرنے والا نہیں، ایک بھی نہیں، ان کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے، ان کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے، ان کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہوا ہے، ان کے قدم خون بہانے کے لئے تیز ہیں، ان کی راہوں میں بتابی اور بد حالی ہے، وہ سلامتی اور امن کی راہوں سے واقف نہ ہوئے، ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں۔“ (زبور ۱۴-۱-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰)

خواتین اور اسکول و کالجز کے طلباء طالبات کیلئے عظیم خوشخبری صراط مستقیم کورس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حب سابق موسم گرما کی تعطیلات کو قیمتی بتائیں تیز جوابی مدارس و مساجد اور اسکول و کالجز کے ذمہ دار حضرات اپنے طور پر کورس کرا جائیں تو حسب سابق اس سال بھی رعایتی قیمت پر کتب فراہم کی جائیں گی اور فی الفور رابطہ کریں۔	صراط مستقیم کورس اورس اور ترمیم حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب مدظلہ فاضل جامعہ عربیہ اسلامیہ کراچی اکابر کی مستنکب سے مرتب شدہ عام فہم اسلامی کورس
نماز و طلباء کیلئے تقاریر کا نایاب مجموعہ منتخب خطبات حضرت مولانا ابو محماد یوسف قاری محمد صدیق صاحب مدظلہ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	نماز، زکوٰۃ، روزہ، قربانی اور عیدین چار سو اہم مسائل مفتی محمد ابراہیم صاحب مدظلہ مکتبہ الامۃ شہر کراچی روڈ راجہ جیم یار خان موبائل نمبر 2647131